عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah

تربیہ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیر کردار سے تعمیر جہان

ماہنامہ فروری

2024

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah تربیہ

Monthly e-Mag for lifelong learning & holistic development

فروری 2024 رجب / شعبان ۱۴۴۵ھ

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشہ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

اے ایمان والو! شیطان کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو بے شک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا۔

(سورۃالنور۔آیت 21)

الحدیث

آپ ﷺ نے فرمایا:

حیاء ایمان ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔

(مسند احمد)

حیا اسلامی معاشرے کا شعار

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ حیا سے مراد یہ ہے کہ آدمی فواحش سے بچے یعنی شرمناک کام کرنے سے پرہیز کرے، لیکن قرآن و حدیث میں حیا کے معنی بہت وسیع ہیں .

”حیا دراصل طبیعتِ انسانی کی اُس کیفیت کا نام ہے جس سے ہر نا مُناسب بات اور نا مناسب کام کرنے سے انسان کو بے چینی اور اذیت ہو“۔
حیا کا سب سے زیادہ مستحق وہ خالق مالک ہے جس نے بندے کو وجود بخشا۔ جس کی نگاہ سے بندے کا کوئی عمل اور حال چھپا نہیں۔جیسا کہ حدیث کے الفاظ ہیں 'حیا کا مفہوم اتنا محدود بھی نہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو بلکہ اللہ تعالی سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر میں جو اافکار و خیالات ہیں ان کی نگرانی کرو۔ اور پیٹ میں جو بھرا ہے اس کی نگرانی کرو۔ موت کو اور موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس کو یاد کرو۔ پس جس نے اایسا کیا سمجھو اس نے اللہ تعالی سے حیا کرنے کا حق ادا کر دیا'۔ (ترمذی)

اس حدیث مبارکہ میں فکر و عمل سے موت وحیات تک کے تمام امور میں حیا کا درس دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حیا کی سب سے زیادہ حقدار اللہ کی ذات ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالی سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اس لیے کھلے چھپے ہر حال میں اللہ تعالی سے حیا کی جائے۔ اللہ تعالی سے حیا کا مطلب تقوی اختیار کیا جائے۔ خلوت ہو یا جلوت برائیوں سے بچنا اور نیکیوں میں سبقت اختیار کرنا ہی تقوی ہے۔

”حیا اور ایمان ہمیشہ اکھٹے رہتے ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک اُٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا خود بخود اُٹھ جاتا ہے“

اسلام نے جب حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا تو اس کی اہمیت کو واضح کر دیا کہ جب ایمان نہیں تو مسلمان نہیں۔ حیا اس قوت کا نام ہے جو انسان کو فحش ااور منکر سے روکتی ہے، یہ وہ طاقت ہے، جس کی وجہ سے سے کسی امر منکر کی جانب مائل ہونے والا انسان خود کو اپنی فطرت اور اپنے آپ کو خدا کے سامنے محسوس کرتا ہے، حیا ایسی صفت ہے جو انسان کو لغزش کے موقع پر سہارا دیتی ہے، یہ نیکی کا راستہ ہے اور خیر لانے کا موجب بھی ،ایمان کا جُز بھی ہے اور مسلمان کی صفت بھی، نافرمانیوں سے بچانے والی ہے اور مصیبتوں کے راستے میں آڑ بھی، باطنی حیا اللہ سے حیا اور بندوں سے حیا ہے۔ جبکہ ظاہری حیا انسان کے لباس اور رویوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے کا منظر امّ خُلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا صحابیہ رسول کا اکلوتا بیٹا شہید ہو چکا ہے نقاب اوڑھے اس کا پتا کرنے نکلتی ہیں۔لوگ حیرت سے دیکھتے ہیں کہ اکلوتا بیٹا شہید ہوگیا اور اُنہیں اپنے نقاب کی فکر ہے۔ جواب دیتی ہیں اے لوگو! اولاد کی مصیبت میں مبتلا ہو جانا بے حیائی کی مصیبت میں گرفتار ہونے سے کہیں زیادہ بہتر ہے ”میں نے اپنا بیٹا کھویا ہے اپنی حیا تو نہیں کھوئی“ ظاہر و باطن کی یہ حیا ملکر ہی انسان کو پیکرِ انسانیت میں ڈھالتی ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ حیا مرد کی زینت اور عورت عورت کا زیور ہے، اسکے برعکس بے حیائی شیطان کی اُکساہٹ کا نتیجہ ہوتی ہے جو انسان کو تیزی سے برائی کے راستے پر دوڑاتی ہے۔

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرکردار سے تعمیر جہاں

یہ وہ شیطان کا ابتدائی حربہ ہے۔ اگر کامیاب ہو جائے تو شیطان کو کھل کر کھیلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور جس انسان پر شیطان کا یہ حربہ کامیاب ہو جائے تو اس کی آنکھیں دن کی روشنی میں بھی ایسی بند ہوتی ہیں کہ آنکھوں دیکھی حقیقت اور بھلائی اس انسان کو دکھائی نہیں دیتی۔ آج کل کا معاشرہ اور سوشل میڈیا شیطان کا یہ ہی حربہ ہے جس کے تحت وہ نسل کو بے حیائی میں مبتلا کر کے تباہی کی طرف گامزن کرنے میں خاصا کامیاب ہو گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا "حیا ایمان کا ٹکڑا ہے اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔"

موجودہ معاشرے میں نہ صرف والدین بلکہ اساتذہ اکرام کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئیں ہیں۔ کیونکہ آج کل سوشل میڈیا کے پروان کردہ نسل حد سے زیادہ باشعور اور مغربی تہذیب کی چکاچوند سے متاثر بھی ہے۔ اور یہ نسل وقت کے تقاضوں اور ترقی کی چکاچوند میں معاشرے کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کو نہ چلنے دیا جائے تو انہیں ایسا لگے گا کہ پ وہ پیچھے رہ گئے ہیں ۔اور اب اگر والدین اور اساتذہ یہ کہہ کر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ کیا کیا جائے زمانہ ہی ایسا ہے۔ آج کل کے بچے سنتے ہی کب ہیں !!

خدارا ایسا نہ کریں اس نسل کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے بچوں سے ایسا تعلق قائم کیا جائے اتنی شفقت اور محبت انڈیلی جائے اور اچھائی اور برائی حیا اور بے حیائی کے تصور کی اس طرح رگ وپے میں اتارا جائے کہ ہر گھڑی لیکچر کی ضرورت باقی نہ رہے۔ بلکہ ایمان کی ایسی پختگی آجائے کہ وہ خود خوشی سے اور جذبے سے اپنے ہر عمل میں حیا کو شامل حال رکھیں۔ ایسا جب ہی ممکن ہے جب والدین اور اساتذہ بچوں کے رول ماڈل بنیں اور صحابہ کرام اور صحابیہ کرامؓ کے واقعات کہانی کی طرح بچوں کو روزانہ کی بنیاد پر سنائیں جائیں۔ ظاہر و باطنی طور پر حیاداری ان کے لباس رویوں اور اندازِ گفتگو اور معاملات سے ظاہر ہو۔

کوئی شبہ نہیں انشاءاللہ ہم بہت جلد ایسا معاشرہ تشکیل دینے میں کامیاب ہو جائیں گے جہاں زندگی کے ہر شعبے میں حیا اور ایمان ساتھ ساتھ نظر آئیں۔

(مس سنبل ناز کیمپس۔۴۹)

سیرت نمائش

اے ماہِ عربؐ، اے نورِ عجمؐ، اے ختمِ رسلؐ، اے شاہِ اممؐ
اے مخزنِ رحمتؐ، اے ابرِ کرمؐ، اے نورِ مجسمؐ، حسنِ اتم
پامال و پریشاں امت پر کب ہوگی نگاہِ لطف و کرم
ادنیٰ سا تصرف کافی ہے پھر کیسی فغاں، پھر کس کا الم

حضور اقدس نور مجسم شاہ اممؐ حضرت محمد ﷺ تمام انسانوں کے لیے ہادی کامل بن کر آئے تاکہ اس پریشان حال انسان کو حق کی روشنی دکھا کر دائمی کامیابی کا راستہ آسان بتا سکیں جن معزز و محترم شخصیات نے آپ ﷺ کی اطاعت کی تھی۔ اللہ رب ان سے راضی ہوا اور اصحاب رسول ﷺ کے مرتبہ پر فائز کردیا۔ امام الانبیا ﷺ کی تربیت نے ان سیرتوں کو ایسا نکھارا کہ ان اکابرین کی نسلیں تک سنور گئیں۔ خاتم الرسل ﷺ نے ہر طبقے کے اندر تبدیلی پیدا کی تھی کہ دین اسلام ان میں سرائیت کر گیا حق و باطل کی کشمکش نے انہیں دنیا میں اعلیٰ مرتبوں پر فائز کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ رہنے والا ہر شخص بہترین اخلاق، بہترین صلاحیتوں کا مالک اور باکردار شخصیتوں کے حامل تھے، جن کی بدولت ایسا انقلاب برپا ہوا کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ اس انقلاب نے نا صرف عرب کو بدلا بلکہ ان کی تقدیر ہی بدل کر رکھ دی۔ ہماری نوجوان نسل اس کی حقیقت اسی صورت جان سکتی ہے کہ انہیں سیرت رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے جوڑا جائے۔

اسی فکر کے پیش نظر عثمان پبلک اسکول کے مختلف کیمپسز میں سیرت نمائش رکھی گئی تھی۔ اسی تناظر میں عثمان پبلک کیمپس 14 نے ایک ناتواں سی کوشش کی ہے تاکہ اپنے بچوں میں اس فکر و عمل کی داستان کو اور عظمت کی مثالوں کو پھر سے زندہ کیا جاسکے۔ اس کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا و اطاعت اور اس نظریے لا الہ الا اللہ کی بقاء و تجدید ہے۔ اس سیرت نمائش میں جماعت سوم تا دہم کی تمام طالبات نے حصہ لیا۔ ہر درجے کی طالبہ کا جذبہ اور محبت قابل تحسین تھا اللہ تعالیٰ ان کھلتی کلیوں کے فکر و عمل اور صحت و ایمان میں برکت دے۔ آمین

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، مختلف جماعتوں کی طالبات نے نعت رسول ﷺ پیش کیں طالبات نے محدود وسائل کے باوجود اپنی مخفی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نہایت عمدگی سے تمام ماڈلز اور پراجیکٹ تیار کیے۔ اس سیرت نمائش کا سلوگن **ورفعنا لک ذکرک** تھا سیرت نمائش کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا جس میں نمایاں پہلو آداب وسنت نبوی ﷺ، مکی و مدنی ادوار، طب نبوی ﷺ، اسلام کا معاشرتی و معاشی نظام، امت مسلمہ کے موجودہ حالات، سیرت ازواج مطہرات، اسلامی جمعیت طالبات، جے آئی یوتھ اور پانچ منٹ کی لائبریری شامل تھی جس میں فلسطین کے نقشہ جاتی سرگرمی، رنگ بھرنے کی سرگرمی، سیرت و احادیث کی کتابیں، رسائل میں ساتھی، آفاق، بزم گل، پکار، ترجمان القرآن، تعلیم، بتول اور ایشیا شامل تھا۔ اسی اسٹال میں جماعت ہشتم کا تیار کردہ رسالہ بھی تھا جس کا عنوان امت مسلمہ کے حالات اور ان کا حل بھی شرکاء کی توجہ کا مرکز بنا۔ طب نبوی ﷺ میں حجامہ کی سنت کو زندہ کیا گیا اور دیگر غذاؤں کا تعارف تھا جسے طب میں بطور علاج کھانا سنت ہے۔

اسلام کا معاشرتی نظام جس میں رہن سہن، تہذیب و تمدن شامل تھا اسلامی کا معاشی نظام جس میں اسلام کے تجارتی اصول، مدینہ مارکیٹ شامل تھا۔ اسلام کا دفاعی نظام اور دور نبوی ﷺ کے کھیل شامل تھے جس میں دوڑ، تیراکی، گھڑ سواری، تیر اندازی، نیزا بازی اور تلوار بازی شامل تھی۔ آداب میں غیر اسلامی لباس اور اسلامی لباس کا فرق شعائر اسلام شامل تھا، سنتوں پر خاکہ بھی ہوا تھا، امت مسلمہ کے موجودہ حالات پر فلسطین کے ماڈلز کو سامنے رکھتے ہوئے طالبات نے پیش کش بھی دیں۔ اسی اسٹال میں فلسطین سے متعلق نقشہ جاتی سرگرمیاں اور مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرا کی تصویروں پر شرکاء کے ساتھ آنے والے بچوں نے رنگ بھرنے کی مشق بھی کی تھی اور بائیکاٹ کرنے والے اسرائیلی مصنوعات کی فہرست بھی موجود تھی۔ اسلامی جمعیت طالبات کی مصنوعات، جمعیت کا تعارف جے آئی یوتھ کی مصنوعات اور اس کا تعارف بھی موجود تھا۔

تقریباً ساڑھے تین سو کے قریب شرکاء نے شرکت کی تھی جس میں اس اسکول کی طالبات کی مائیں، بہنیں اور دیگر رشتہ دار شامل تھے۔ والدین کی طرف سے اس نمائش کو بڑی پذیرائی ملی اور مزید ایسے پروگرام رکھنے کی تجاویز بھی ملیں۔

اس نمائش میں میلاد نبوی ﷺ کا کتابچہ بھی تقسیم ہوا جو جماعت اسلامی حلقہ خواتین کا تیار کردہ ہے۔ الحمد اللہ! یہ ایک یادگار تقریب تھی جسے والدین، اساتذہ اور طالبات نے بہت پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کے ذریعے سے ان بچوں کو ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

عفیفہ وجاہت کیمپس ۱۴

گوشہ عثمانینز

میرا لکھنے کا سفر اسکول سے شروع ہوا

مجھے یاد ہے کہ میں ''ذوق و شوق'' رسالہ پڑھا کرتی تھی، مجھے بہت شوق ہوا کہ میرے نام سے بھی کہانی شائع ہو۔ میں گئی اپنی اماں کے پاس اور فرمایا ''ماما آپ ایک کہانی لکھ دیں کیونکہ میں رسالے میں شائع کروانا چاہتی ہوں۔'' میری پیاری ماما نے لکھ بھی دی میرے لیے مگر اتفاق سے وہ کبھی شائع نہ ہو سکی۔ خیر وہ تو بچپن کی بات تھی۔

جب میں جماعت ہفتم میں عثمان پبلک اسکول میں گئی تو وہاں پر ایک ایکٹیویٹی کروائی جاتی تھی۔ انگریزی اور اردو دونوں مضامین میں ہفتے میں ایک دن ایک پیریڈ میں CREATIVE WRITING کی کلاس ہوتی، اکثر بچوں کو لکھائی میں کوفت کا سامنا کرنا پڑتا تھا، مگر بیس نمبر کا ڈنڈا ہم سب کو مستنصر حسین تارڑ اور اشتیاق احمد بنا دیتا تھا۔ اسی زمانے میں مجھے خود سے لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔

میں کلاس میں دیے ہوئے مضامین اور کہانیاں لکھا کرتی تھی اور اساتذہ سے فیڈ بیک کا انتظار رہتا تھا۔ ٹیچرز میری اکثر حوصلہ افزائی کیا کرتی تھیں جس سے مجھ میں اپنی لکھائی کے حوالے سے خود اعتمادی پیدا ہوئی۔ اسکول کے بعد کالج میں بھی لکھنے کا سفر جاری رہا۔ مقابلوں میں حصے بھی لیے اور میڈلز بھی حاصل کیے اور وقت کے ساتھ میرا ہنر پختہ ہوتا چلا گیا۔ تقریر، مضامین اور ایک وقت میں تو شاعری لکھنے کا بھی سلسلہ چل پڑا تھا۔

اسکول کی وہ لکھنے کی عادت آج بھی ساتھ ہے۔ میں سمجھتی ہوں میرے اندر جو یہ ایک ہنر آیا ہے اسکو پروان چڑھانے میں میرے اساتذہ کا بہت حصہ ہے اور ساتھ میں اپنی والدہ کو بھی لکھنے پڑھنے کا شوق رکھتا ہی پایا ہے۔

آج چند سالوں بعد اسکول سے متعلق لکھ رہی ہوں اور ہر طرح کی یادیں تازہ ہو چکی ہیں۔ میں جو بھی کچھ حاصل کر پائی ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بعد میرے اساتذہ کی محنت کا نتیجہ ہے جس کے لئے میں ان کی بے حد شکر گزار ہوں۔

اسکول میں ایک رواج تھا کہ کوئی بھی تحریر ہو اس کے ساتھ ایک شعر بھی ہونا چاہیے سو بس اس روایت کی خاطر ایک شعر عرض ہے۔

ہمارے دامن افکار پر تیرا ہی سایا ہے
خوشا اسکول کہ ہم نے تجھ ہی سے فیض پایا ہے

میمونہ شاہ خان
عثمان پبلک اسکول کیمپس ۳

اے زمینِ حرم

اے زمینِ حرم !
آسمانِ کرم !
انبیاء کے وطن !
حق کے ماتھے کا جھومر ہے مٹی تری
ذرّے ذرّے میں حق کی گواہ کی آشنائی لیے
آج باطل کے ناپاک قدموں تلے
خونِ مسلم سے پھر بھر گئی یہ زمیں
ربّ کی جنّت کی اُس کی رضا کی قسم !
اہلِ حق کی قسم، مصطفیٰ ﷺ کی قسم !
خاتم الانبیاء ﷺ سے وفا کی قسم !
تیری حُرمت پہ کٹنے کو تیار ہیں
بُوعبیدہ کے لشکر بھی تیار ہیں
دشمنِ دیں جو حق کو مٹانے چلے
اہلِ غزّہ حرم کو بچانے چلے
بخش دے ربّ کہ ہم ایسے مجبور ہیں
دل تڑپتے ہیں اور زخم سے چُور ہیں
جذبِ شوقِ شہادت سے معمور ہیں
اہلِ غزّہ کی جانب نگاہیں کیے
منتظر تیرے دربار میں ہیں کھڑے
کوئی اِک اونٹ، ایسی سواری ملے
لشکرِ حق کی جانب سفر جو کرے
یا جو ہر بستی، گھاٹی میں پائے گئے
جن کی آنکھوں سے ایماں کی چنگاریاں
بن کے آنسو ڈھلیں دل کی غم خواریاں
آیہ اَعینُھُم کا فضل ہم پہ ہو
تیری رحمت کا سایہ کرم ہم پہ ہو

روزِ محشر نبی ﷺ کا ہو جب سامنا
رحمتِ دوجہاں کی نگاہوں میں ہم
نہ خطاکار ہوں نہ شرمسار ہوں
وہ جو کمزور پا کے دبائے گئے
اور ہجرت کی راہوں میں مارے گئے
اُن کی آہوں کی فریاد ہم پر نہ ہو
اُن کی آہوں کی فریاد ہم پر نہ ہو

ہاجرہ منصور
پرنسپل کیمپس۔ ۱۸

بچوں کو منفرد رہنے دیں

خالقِ کائنات نے جب بنی نوع انسان کی تخلیق کی تو اسے منفرد بنایا۔اگر غور کریں تو اتنے ارب کھرب لوگوں میں سب کے ایک ہی اعضاء ہونے کے باوجود سب ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں اور یہ ہی اس کائنات اور اس میں بسنے والے افراد کا حُسن ہے، جس طرح افراد اپنے چہرے اور وضع قطع سے ایک دوسرے سے مختلف نظر آتے ہیں بالکل اسی طرح صلاحیت کے اعتبار سے بھی وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم اور ہمارا نظام تعلیم بچوں کو ایک ہی طرز پر ڈھالنا چاہتا ہے، بحیثیت ماں باپ اگر ہم بچوں کا مقابلہ دوسرے بچوں سے کرتے ہیں تو دراصل ہم ان کی شخصیت میں بہت بڑا بگاڑ اور تباہی کا سبب بنتے ہیں۔اسطرح ہم ان کی اپنی ذاتی اور انفرادی صلاحیت کو قتل کر کے ان کو دوسروں جیسا بننے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ ہم پرندوں کو مجبور کریں کہ وہ تیرنا شروع کر دیں اور مچھلیوں کو مجبور کریں کہ وہ اُڑنا شروع کر دیں جس طرح یہ ممکن نہیں بالکل اسی طرح ہر بچہ ایک مختلف دماغ لے کر پیدا ہوا ہے مختلف صلاحیت کا مالک ہے، اور یہ ہر بچے کا حق ہے کہ اسے مختلف رہنے دیا جائے۔

یہ تمام والدین اور اساتذہ اکرام کی ذمہ داری ہے کہ اگر بچہ کچھ مختلف کرنا چاہتا ہے تو اسے بالکل نہ روکیں بلکہ اگر وہ آسمان پر اُڑنا چاہتا ہے تو اس کے پر بن جائیں اگر پہاڑ پر چڑھنا چاہتا ہے تو اس کے پاؤں بن جائیں، اس کے اندر اسکی ذاتی اور انفرادی صلاحیت کو نکھارنے کا سبب بن جائیں، نہ کہ ان کے سامنے دوسروں کی مثالیں دیں کہ فلاں ڈاکٹر بن گیا تم نے اب تک کیا کیا!!!!! خدارا بچوں کے سامنے کسی دوسرے کی قابلیت کی مثالیں ہر گز نہ دیں، ہمارے اس رویے کی وجہ سے ہم نے بچوں کو لکیر کا فقیر بنا دیا نہ جانے کتنے بچوں کی ذاتی اور انفرادی صلاحیتوں کو قتل کر کے ان کو بالکل ناکارہ بنا دیا!!! بچوں کو یہ نہ سکھائیں۔

، بلکہ بچوں کو سکھائیں کہ

اگر بچہ کچھ نیا کرنا چاہتا ہے تو خوب اس کی حوصلہ افزائی کیجئے، اگر نیا کرنے میں کچھ غلط کرتا ہے تو اسے حوصلہ دیں کہ آج غلط ہوا ہے تو کل صحیح بھی ہو گا۔

بچہ اگر امتحان میں کم نمبر حاصل کرتا ہے تو ہرگز اسکو نہ ڈانٹیں لیکن اگر بچہ وقت ضائع کرتا ہے تو ضرور تنبیہ کیجیے، اسی طرح بچہ اگر نماز نہیں پڑھتا تو ضرور سختی کیجئے۔ بچوں کا رویہ خراب ہے تو اس کو سُدھارنے کی کوشش کیجئے۔بچوں کو اچھا مسلمان بنانے کی ذمہ داری ماں باپ پر ہے، تربیت کے اُصولوں میں سب سے بڑی ترجیح اس کے کردار کی تکمیل ہے۔بچوں کے کردار کی تکمیل اسی وقت ممکن ہے جب آپ سو فیصد بچوں کے رول ماڈل بن جائیں، بچوں کو بار بار تلقین کرنے سے بہتر ہے کہ بچوں کے ساتھ دوستی کیجئے اور بچوں سے ہر بات شیئر کیجئے، اگر ہم اپنے پیارے نبی ﷺ کی معلمانہ صفات کا جائزہ لیں تو آپ ﷺ نے کبھی کسی کے ساتھ سختی نہیں کی اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایک دوسرے سے موازنہ کیا۔ حالانکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ ہمیشہ سے زیادہ تھا لیکن آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی اسی طرح حوصلہ افزائی کی جو ان میں صلاحیت پائی جاتی تھی۔

اگر آپ کے چار بچے ہیں تو ان کے اندر چار مختلف صلاحیتیں اور قابلیت ہے اور ہر ایک کی اپنی الگ انفرادی حیثیت ہے تو براہ کرم چاروں کی ان کی صلاحیت کے مطابق ان کی حوصلہ افزائی کیجئے اور ان کی کردار سازی کیجئے، آجکل کے پُر فتن دور میں تربیت کو نظر انداز کرنا گویا پوری نسلِ انسانی کی تباہی کا ذریعہ ہے، تو بچوں کی تربیت میں اتنے ہی اسمارٹ ہوں جتنا یہ زمانہ اسمارٹ ہے۔

(مس رخشندہ حبیب کیمپس۔۴۹)

سلسلہ:۔ ہم سے پوچھیے

سوال

السلام علیکم۔ میرا بیٹا اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ ہو جاتا ہے، چیختا ہے اور چیزیں اٹھا کر پھینکنے بھی لگتا ہے۔ کافی دفعہ اس کو سمجھایا ہے مگر دو، تین دن بعد پھر ویسے ہی کرنے لگتا ہے۔ برائے مہربانی اس رویے کی وجوہات پر روشنی ڈالیے اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتائیے کہ والدین کو بچوں کے ایسے رویے پر کیا کرنا چاہیے۔

جواب

وعلیکم السلام۔ انسان کے اندر کئی جذبات ہوتے ہیں جن کا اظہار وہ مختلف طریقوں سے کرتا ہے۔ غصہ بھی اسی طرح ایک اہم جذبہ ہے۔ ابتدا میں بچے اپنی ضروریات کے اظہار کے لیے صرف رونا جانتے ہیں اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ مختلف طریقوں سے اپنے جذبات کا اظہار کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ اکثر سمجھا جاتا ہے کہ غصہ صرف ناراضگی ظاہر کرتا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ بچے جب **frustrated** ہوتے ہیں تب بھی غصہ کرتے ہیں، بعض اوقات ڈر کے موقع پر بھی غصے کا ہی اظہار کرتے ہیں بور ہو رہے ہوں اور کچھ کرنے کے لیے سمجھ نا آرہا ہو تو بھی غصہ اور چڑچڑے پن کا اظہار کرتے ہیں اور اسکرین کے استعمال کے بعد جب **over stimulate** ہوجاتے ہیں تب بھی۔

بچوں کے غصہ کرنے سے اکثر والدین پریشان رہتے ہیں اور وجوہات سے واقف نا ہونے کی وجہ سے درست طریقہ سے اس سے نمٹ نہیں پاتے۔ کبھی کسی موقع پر غصہ آ جانا عام بات ہے لیکن اگر بچہ مسلسل غصے کا شکار رہے یا غصے کے اظہار میں خود کو یا دوسروں کو نقصان پہنچائے تو والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس پر بھرپور توجہ دیں اور اس کی وجوہات کو جانیں۔ بچوں کا چڑچڑا ہونا اور غصہ کرنے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ جیسے: زندگی میں اچانک کوئی خاص تبدیلی آجانا، اسکرین کا مسلسل استعمال، نیند پوری نا ہونا، جنک فوڈز کا استعمال، طبعیت کا مسلسل خراب رہنا، بچوں کو اپنے خیالات اور احساسات کے اظہار کا موقع نا ملنا یا ان کا اسکول یا محلے میں کسی قسم کی **bullying** کا شکار ہونا۔

بعض دفعہ غصہ کے اظہار کا یہ طریقہ انہوں نے کسی کو دیکھ کر بھی سیکھا ہوتا ہے، مثلاً والدین یا گھر والوں میں سے کسی کو یا پھر کسی شو یا کارٹون میں۔

ان وجوہات کو سمجھ کر بچوں کے رویے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے دی گئی چند تجاویز کارآمد ہو سکتی ہیں

- بچوں کو مختلف جسمانی سرگرمیوں اور کھیل کود کے مواقع فراہم کریں
- ان سے **free hand painting / drawing** کروائیں ۔
- اسکرین ٹائم کم سے کم کردیں اور اس پر وہ کیا دیکھ اور کھیل رہے ہیں، اس کا خاص خیال رکھا جائے ۔
- دیگر مثبت مشاغل جیسے کہ باغبانی، کتب بینی یا مختلف انڈور گیمز کی عادت ڈالی جاسکتی ہے
- بچوں کے ساتھ ایک مضبوط اور صحت مند تعلق بنانے کو اپنی اولین ترجیح بنائیں
- ان کے کھانے پینے اور نیند کے پورا ہونے کا خاص خیال رکھا جائے
- زندگی میں آنے والی کسی خاص تبدیلی کی صورت میں بچوں سے ان کی ذہنی سطح کے لحاظ سے ضرور گفتگو کی جائے اور ان کو اپنے خیالات اور احساسات کے اظہار کا بھرپور موقع فراہم کیا جائے
- والدین اپنے غصے کے اظہار پر توجہ کریں کیونکہ بچے اکثر والدین کو ہی کاپی کر رہے ہوتے ہیں
- بچوں کی اصلاح کرتے وقت ان کی عزت نفس اور ذہنی سطح کا خیال کیا جائے
- بچوں کے لیے خصوصی دعا کرنے کو اپنے روز مرہ کے معمول کا حصہ بنائیں

یاد رکھیے کہ کوئی بھی تبدیلی ایک دم نہیں آجاتی، اس کے لیے مسلسل کوشش اور وقت درکار ہوتا ہے۔ امید ہے کہ یہ تجاویز آپ کے اور دوسرے والدین کی لیے مددگار ثابت ہوں گی۔

جزاک اللہ

آمنہ کامران

ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge Related to career opportunities, different professions and degrees,

Any word of advice for your juniors

Your achievement , Success stories

And much more...

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk